بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسیروں کے مشکل کشاء غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ)

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم

ترے ہاتھ میں میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے ہیں ناخدا غوثِ اعظم

تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوثِ اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

زمانے کے دُکھ درد کی رنجو غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم

اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیروں
کہو شیئاً للہ یا غوثِ اعظم

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم

جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اُسی کا ہے تو لاڈلا غوثِ اعظم

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں
معمّا یہ ہم پہ کھلا غوثِ اعظم

تمہیں وصل ہے فصل ہے شاہ دیں سے
دَیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا
سہارا لگادو ذرا غوثِ اعظم

مشائخ جہاں آئیں بہرِ گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوثِ اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے
جہا ترا نقشِ پا غوثِ اعظم

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا جس وقت ہم نے یا غوثِ اعظم

مجھے پھیر میں نفسِ کافر نے ڈالا
بتا جایئے راستا غوثِ اعظم

کھلا دے جو مرجھائی کلیاں دلوں کی
چلا کوئی ایسی ہوا غوثِ اعظم

مجھے اپنی الفت میں ایسا گمادے
نہ پاؤں میں اپنا پتا غوثِ اعظم

بچادے غلاموں کو مجبوریوں سے
کہ تو عبدِ قادر ہے یا غوث اعظم

دکھادے ذرا مہر رُخ کی تجلّی
کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوثِ اعظم

گرانے لگی ہے مجھے لغزشِ پا
سنبھالو ضعیفوں کو یا غوثِ اعظم

لپٹ جائیں دامن سے اس کے ہزاروں
پکڑ لے جو ترا غوثِ اعظم

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوثِ اعظم

دوائے نگاہے عطاہے سخائے
کہ شد درد مالا دوا غوثِ اعظم

زہر روھراہ ریم بگرداں
سوئے خویش راہم نما غوثِ اعظم

اسیر کمند ہوا یم کریما
یہ بخشا ہے برحال ما غوثِ اعظم

فقیر تو چشم کرم از تو دارد
نگاہے بحال گدا غوثِ اعظم

کمر بست بر خون من نفس قاتل
اغثنی برائے خدا غوثِ اعظم

گدا یم مگراز گدایانِ شا ہے
کہ گو بندش اہل صفا غوثِ اعظم

اُدھر میں پیا موری ڈولت ہے نیا
کہوں کا سے اپنی ہتھا غوثِ اعظم

بپت میں کٹی موڑی سگری عمریا
کرو موپہ اپنی دَیا غوثِ اعظم

بھیو دو جو بیکنٹھ بگداد تو سے
کہے کس سے جاکر حسنؔ اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم